بسم اللہ الرحمن الرحیم

بیوی اور اس کے بھتیجے کی بیٹی کو ایک ساتھ نکاح میں رکھنے کا حکم؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا کوئی شخص بیوی کے نکاح میں ہوتے ہوئے اس کے بھتیجے کی بیٹی سے نکاح کر سکتا ہے؟ بیوی کے ساتھ اس کی بھتیجی یا بھانجی کو جمع کرنا تو حرام ہے، لیکن کیا بیوی اور اس کے بھتیجے کی بیٹی کو ایک نکاح میں جمع کرنا بھی حرام ہے یا اس میں گنجائش ہے؟

جواب

بیوی کے نکاح یا عدت میں ہوتے ہوئے جس طرح اس کی بھتیجی سے نکاح کرنا حرام ہے، اسی طرح اس کے بھتیجے کی بیٹی کو بھی نکاح میں جمع کرنا ناجائز و حرام اور گناہ ہے۔

تفصیل اس مسئلہ میں یہ ہے کہ حدیث پاک میں پھوپھی، بھتیجی اور خالہ بھانجی کو نکاح میں جمع کرنے سے صراحتاً منع فرمایا گیا ہے، اس کے تحت علمائے کرام نے فرمایا کہ وہ اس عورت کی اپنی پھوپھی ہو یا والد کی پھوپھی، یونہی اپنی خالہ ہو یا والدہ کی خالہ اوپر تک، بیوی کے ہوتے ہوئے ان سب سے نکاح کرنا حرام ہے۔ دوسرے انداز میں یوں سمجھ لیں کہ اس بارے میں قاعدہ یہ ہے کہ مرد کے لیے شرعی طور پر ایسی دو عورتوں کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے، جن میں سے ہر ایک کو مرد فرض کریں تو دوسری سے اس کا نکاح حرام ہو، تو پوچھی گئی صورت میں اگر موجودہ بیوی کو مرد فرض کریں، تو دوسری عورت اس کے بھتیجے کی بیٹی بنتی ہے اور کسی شخص کا اپنے بھتیجے کی بیٹی سے نکاح کرنا، جائز نہیں اور اگر دوسری عورت کو مرد فرض کریں، تو پہلی عورت اس کے والد کی پھوپھی (دادا کی بہن) بنتی ہے اور یہ رشتہ محارم میں شامل ہے، لہذا حدیث کے تحت اور قاعدے کی رُو سے پھوپھی و بھتیجی کی طرح عورت اور اس کے بھتیجے کی بیٹی کو ایک نکاح میں جمع کرنا بھی حرام ہے۔

پھوپھی و بھتیجی، خالہ اور بھانجی کو ایک نکاح میں جمع کرنے کے بارے میں صحیح بخاری و مسلم میں ہے: والنظم للبخاری: ”نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن تنكح المرأة على عمتها أو خالتها“ ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ پھوپھی یا خالہ کے نکاح میں ہوتے ہوئے بھتیجی یا بھانجی سے نکاح کیا جائے۔ (صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب لا تنکح المرأۃ علی عمتہا، جلد2، صفحہ766، مطبوعہ کراچی)

اسی بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”لا تنكح المرأة على عمتها ولا العمة على بنت أخيها ولا المرأة على خالتها ولا الخالة على بنت أختها“ ترجمہ: پھوپھی کے نکاح میں ہوتے ہوئے اس کی بھتیجی سے یا بھتیجی کے نکاح میں ہوتے

ہوئے اس پھوپھی سے یا خالہ کے نکاح میں ہوتے ہوئے اس کی بھانجی سے یا بھانجی کے نکاح میں ہوتے ہوئے اس کی خالہ سے نکاح نہ کیا جائے۔ (سنن ابو داوٗد، کتاب النکاح، باب ما یکرہ اَن یجمع بینھن من النساء، جلد 1، صفحہ 98، مطبوعہ لاہور)

پھوپھی یا بھتیجی اوپر تک ہوں یا نیچے درجے تک، حکم یکساں ہے۔ چنانچہ اسی مفہوم کی ایک حدیث پاک کے تحت عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں ہے: "أجمع العلماء على القول بهذا الحديث فلا يجوز عند جميعهم نكاح المرأة على عمتها وإن علت ولا على ابنة أخيها وإن سفلت ولا على خالتها وإن علت ولا على ابنة أخيها وإن سفلت" ترجمہ: تمام علماء کا اس حدیث کے ذریعہ اس قول پر اجماع ہے، پس ان سب کے نزدیک یہ جائز نہیں ہے کہ کسی عورت کو اس کی پھوپھی کے ساتھ جمع کیا جائے، اگرچہ اوپر تک (کے رشتے کی پھوپھی) ہو اور نہ اس کی بھتیجی کے ساتھ، اگرچہ نیچے تک (کے رشتے کی) بھتیجی ہو اور نہ ہی عورت کو اس کی خالہ کے ساتھ، اگرچہ اوپر تک ہو اور نہ بھانجی کے ساتھ خالہ کو جمع کیا جائے، اگرچہ نیچے تک کی ہو۔ (عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری، کتاب النکاح، جلد 20، صفحہ 105، مطبوعہ بیروت)

مرقاۃ المفاتیح میں ہے: "(لا يجمع) أي في النكاح ـ ـ ـ (بين المرأة وعمتها) سواء كانت سفلى كأخت الأب أو عليا كأخت الجد مثلا (ولا بين المرأة وخالتها) أي: كذلك لأن ذلك يفضي إلى قطيعة الرحم" ترجمہ: نکاح میں جمع نہ کیا جائے عورت اور اس کی پھوپھی کو، خواہ وہ نچلے درجے کی ہو جیسے والد کی بہن یا اوپر کے درجے کی ہو، جیسے دادا کی بہن اور اسی طرح عورت اور اس کی خالہ کو بھی (نکاح میں جمع نہ کیا جائے) کہ یہ معاملہ قطع رحمی کی طرف لے جانے والا ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، کتاب النکاح، باب المحرمات، جلد 5، صفحہ 2076، مطبوعہ بیروت)

دو عورتوں کو نکاح میں جمع کرنے کے متعلق اصول فتاوی عالمگیری میں یوں بیان کیا گیا ہے: "والأصل أن كل امرأتين لو صورنا إحداهما من أي جانب ذكرا، لم يجز النكاح بينهما برضاع أو نسب لم يجز الجمع بينهما هكذا في المحيط، فلا يجوز الجمع بين امرأة وعمتها نسبا أو رضاعا وخالتها كذلك ونحوها" ترجمہ: ضابطہ یہ ہے کہ نکاح میں ہر ایسی دو عورتوں کو جمع کرنا حرام ہے، جن میں سے ہر ایک عورت کو مرد تصور کرنے سے رضاعت یا نسب کے سبب دونوں کا نکاح جائز نہ ٹھہرتا ہو، یونہی محیط میں ہے، لہذا نسبی یا رضاعی بھتیجی اور پھوپھی کو، اسی طرح نسبی یا رضاعی خالہ اور بھتیجی کو جمع کرنا جائز نہیں۔ (فتاوی عالمگیری، کتاب النکاح، جلد 1، صفحہ 277، مطبوعہ کوئٹہ)

صدر الشریعہ، مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہ دو عورتیں کہ اُن میں جس ایک کو مرد فرض کریں، دوسری اس کے لیے حرام ہو (مثلاً دو بہنیں کہ ایک کو مرد فرض کرو تو بھائی، بہن کا رشتہ ہوا یا پھوپی، بھتیجی کہ پھوپی کو مرد فرض کرو تو چچا، بھتیجی کا رشتہ ہوا اور بھتیجی کو مرد فرض کرو تو پھوپی، بھتیجے کا رشتہ ہوا یا خالہ، بھانجی کہ خالہ کو مرد فرض کرو تو ماموں، بھانجی کا رشتہ ہوا اور بھانجی کو مرد فرض کرو تو بھانجے، خالہ کا رشتہ ہوا) ایسی دو ۲ عورتوں کو نکاح میں جمع نہیں کر سکتا۔ (بہار شریعت، جلد 2، صفحہ 27، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

بھتیجے کی اولاد نیچے تک محرم ہے۔ چنانچہ حرام رشتے بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿حُرِّمَتْ عَلَیْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَ بَنٰتُكُمْ وَ اَخَوٰتُكُمْ وَ عَمّٰتُكُمْ وَ خٰلٰتُكُمْ وَ بَنٰتُ الْاَخِ وَ بَنٰتُ الْاُخْتِ ۔۔۔ الآیہ﴾ ترجمہ ترجمۂ کنزالایمان: حرام ہوئیں تم پر تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں۔ (پارہ 4، سورۃ النساء، آیت 23)

اس آیت کے تحت تفسیر مظہری میں ہے "بنات الأخ وبنات الأخت يعني فروع الأخ والاخت بناتهما وبنات ابنائهما وبنات بناتهما وان سفلن سواء كان الأخ والاخت لابوين اولاحدهما" ترجمہ: بھتیجیاں اور بھانجیاں یعنی بھائی اور بہن کی فروع، ان دونوں کی بیٹیاں، پوتیاں، نواسیاں اگرچہ نیچے تک ہوں، چاہے بھائی بہن سگے ہوں یا ماں، باپ میں سے کسی ایک طرف سے ہوں۔ (تفسیر مظہری، جلد2، صفحہ 56، مطبوعہ کوئٹہ)

پردادا کی بیٹی (یعنی والد کی پھوپھی) محرم ہے۔ فتاوی رضویہ میں ہے: اور اصل بعید کی فرع قریب جیسے اپنے دادا، پردادا، نانا، دادی، پردادی، نانی، پرنانی کی بیٹیاں یہ سب حرام ہیں۔ (فتاوی رضویہ، جلد 11، صفحہ 517، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

سوال میں مذکورہ رشتے سے ملتے جلتے ایک اور رشتے کے متعلق امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا کہ ایک مرد نے ایک عورت سے نکاح کیا، اب وہی مرد بیوی کے نکاح میں ہوتے ہوئے اس عورت کے بھائی کی نواسی سے نکاح کرنا چاہتا ہے، آیا یہ جمع کرنا حلال ہے یا حرام؟ تو آپ علیہ الرحمہ نے جواباً ارشاد فرمایا: حرام ہے، اصل ان مسائل میں یہ ہے کہ جو دو عورتیں آپس میں محرم ہوں، یعنی ان میں سے جس کو مرد فرض کیا جائے، دوسری اس پر ہمیشہ کے لیے حرام ہو، ایسی دو عورتوں کو جمع کرنا، جائز نہیں، یہاں ایسا ہی ہے۔ (فتاوی رضویہ، جلد 11، صفحہ 346 تا 347، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد علی عطاری مدنی

فتوی نمبر: Pin-7747

تاریخ اجراء: 10 ذوالقعدۃ الحرام 1447ھ/28 اپریل 2026ء